© rasailojaraid.com

نقش آغاز بسم اللہ الرحمن الرحیم مولانا راشد الحق سمیع

خانوادہ قاسمی کا چشم و چراغ

مولانا محمد سالم قاسمیؒ کا سانحہ ارتحال

گزشتہ ماہ ہندوستان سے اُس بڑے حادثہ فاجعہ کی خبر نے عالم اسلام اور بالخصوص برصغیر کے کروڑوں مسلمانوں کے دلوں کو مجروح کر دیا۔ یہ خبر دارالعلوم دیوبند (وقف) کے مہتمم اور خانوادہ قاسمیؒ کے علمی و روحانی جانشین کی رحلت کی تھی۔ آپ کافی عرصہ سے علیل اور صاحبِ فراش تھے، دارالعلوم حقانیہ میں اس حادثہ کا اثر ایسا ہی پڑا جس طرح دارالعلوم دیوبند کے دونوں اداروں میں محسوس کیا گیا، کیونکہ خاندانِ حقانی اور دارالعلوم حقانیہ کا خانوادۂ قاسمی اور دارالعلوم دیوبند کے ساتھ وابستگی اور تعلق کئی حوالوں سے بڑا گہرا ہے۔ حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ جب بھی پاکستان تشریف لاتے تو دارالعلوم حقانیہ کو ضرور عزت افزائی کا موقع فراہم کرتے کیونکہ آپ کا جامعہ اور اس کے بانی حضرت مولانا عبدالحقؒ کے ساتھ تعلق و محبت مثالی تھی، حکیم الاسلامؒ نے نے ایک مرتبہ اپنی تقریر میں دارالعلوم حقانیہ کو دارالعلوم دیوبند ’ثانی‘ لقب دیا تھا۔ پھر اسی تعلق کو آپ کے فرزند اکبر حضرت مولانا سالم قاسمیؒ نے بھی زندگی بھر نباہے رکھا اور عمر بھر حضرت مولانا سمیع الحق صاحب اور ادارہ ’الحق‘ کے ساتھ اپنے دیرینہ تعلق کو قائم و دائم رکھا۔ (آپ کے متعدد خطوط میں سے چند اس شمارہ میں شامل اشاعت کر رہے ہیں)

آپ خود بھی بیشمار ذاتی صفات اور متعدد خداداد صلاحیتیوں کے حامل، علم و عمل کے پیکر، تواضع و تقویٰ کے اعلیٰ نمونہ، جامع الکمالات والصفات ہمہ جہت شخصیت کے مالک تھے اور ساتھ ساتھ جدِ امجد حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ اور حکیم الامت حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ کے علوم و فنون کے صحیح جانشین، اعلیٰ ترجمان اور حقیقی وارث بھی تھے۔

صد سالہ تقریبات دارالعلوم دیوبند کے بعد پیدا ہونے والے بحران اور اختلافات کے بعد مشکل حالات میں آپ نے دارالعلوم دیوبند (وقف) کی بنیاد رکھی اور بڑی حکمت و محنت کے ساتھ از سرِ نو ایک بڑے ادارے کی تعمیر نو کا بیڑہ اٹھایا اور اسے کامیابی کے ساتھ ہمکنار کر کے آخری دم تک اس کی ذمہ داریاں بخوبی نبھائیں اور دارالعلوم دیوبند (وقف) کو ہندوستان کے بڑے تعلیمی و روحانی ادارے کے طور پر پیش کیا۔ اللہ تعالیٰ نے خانوادۂ قاسمیؒ کے اِس قابل فاضل جانشین سے متعدد دینی، اصلاحی و تعلیمی کارہائے نمایاں سرانجام لئے۔ علوم و فنون میں پختگی اور گہرائی اپنے عظیم دادا جانؒ سے پائی تھی جو اُس وقت کے امام

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور متکلم زمان کے طور پر اظہر من الشمس تھے،اسی نسبت سے عمر بھر درس و تدریس اور خصوصاً علم حدیث سے وابستہ رہے۔تواس کے ساتھ ساتھ فنِ خطابت میں کمال اپنے عظیم والد حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیبؒ سے امتِ مسلمہ اور ہندوستان کے مسلمانوں کی زبوں حالی کادرد بھی ورثہ میں ملا تھا۔اسی لئے عمر بھر دعوتِ اسلامی اور متعدد دینی اجتماعات کے لئے اکثر وبیشتر اندرون و بیرونی ممالک کے اسفار پر رہتے۔اور اپنی عالمانہ،فاضلانہ تقاریر سے مسلمانوں میں ایک نئی روح اور تازہ حیاتِ نو بھرتے۔آپ کی تقاریراور خطبات کا مجموعہ ''خطباتِ خطیب الاسلام'' کے نام سے متعدد جلدوں میں منظرعام پر آچکا ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ دارالعلوم دیوبند(وقف) میں آپ نے ایک نئی منفرد علمی کاوش کی جو کافی حد تک مقبول اور نتائج کے اعتبار سے بھرپور ثابت ہوئی،وہ دارالعلوم میں 'جامعہ دینیات' کے قیام کا فیصلہ تھا، جس کے ذریعہ ہندوستان کے ہزاروں افراد نے مراسلت کے ذریعے دور دراز ہونے کے باوجود اسلام اور دینی علوم وفنون کی پیاس بجھائی۔حضرت مولانا محمد سالم قاسمی صاحبؒ کا یہ کارنامہ ہرلحاظ سے منفرد اور قابل ستائش ہے۔درس و تدریس اور اہتمام کی ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ آپ آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کے نائب صدر بھی رہے اور آل انڈیا مسلم مجلس مشاورت کے صدر بھی رہے۔

کئی تصانیف اور کئی علمی اعزازات بھی آپ نوازے گئے۔الغرض آپ نے اس مشعلِ علم و عرفان کو آخر دم تک اپنے جسمِ ناتواں سے مگر فکرِ روشن سے جلائی رکھی جس کو آپ کے عظیم دادا جانؒ نے آج سے ڈیڑھ سو برس پہلے ظلمت کدہ ہند میں اپنے خونِ جگر سے جلائی تھی۔ان شاء اللہ یہ مشعلِ حق تو تا صبح قیامت روشن اور قائم رہے گی مگر افسوس خاندانِ قاسمیؒ کا وہ روشن چراغ اور شمع بزم حق ایسے عالم میں بجھ گئی جب کہ ابھی ان کی تنویروں اور روشنیوں کی ہم جیسے ظلمتِ شب کے ماروں کو ابھی ضرورت تھی......

داغِ فراق صحبتِ شب کی جلی ہوئی　　اک شمع رہ گئی ہے سو وہ بھی خموش ہے

مولانا سید سلیمان ندوی رحمہ اللہ نے''حکیم مسیح الملک'' کے متعلق تعزیتی شذرہ میں جو کچھ انکے متعلق لکھا تھا حقیقت میں یہ ماتم آج خانوادہِ قاسمیؒ کے جانشین کے بچھڑنے پر بھی پورا آتا ہے:

''حکیم صاحب کی وفات،خاندان کا ماتم نہیں،دلّی کا ماتم نہیں،قوم کا ماتم ہے،فضل وکمال کا ماتم ہے،اخلاق وشرافت کا ماتم ہے،سنجیدگی کا ماتم ہے،عقل وذہانت کا ماتم ہے،فکر واصابت کا ماتم ہے،آزادی وحریت کا ماتم ہے،اخلاق وایثار کا ماتم ہے،ہندوستان اور مسلمانانِ ہند کا طالع و بخت کا ماتم ہے۔

ع　　مرثیہ ہے ایک کا اور نوحہ ساری قوم کا

ادارہ دارالعلوم حقانیہ خانوادہ قاسمیؒ اور دارالعلوم دیوبند کے دونوں مراکز سے دلی تعزیت کرتا ہے ،اوران کے رفع درجات کیلئے دارالعلوم حقانیہ میں خصوصی دعائیں بھی مانگی گئی ہیں۔

© rasailojaraid.com